20049-صرف جمعہ کوروزہ رکھنے کا حکم

سوال

کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم صرف جمعہ کا نفلی روزہ رکھیں ؟

پسندیدہ جواب

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث ہے کہ :

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : (تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے الا یہ کہ ایک اس سے قبل یا ایک دن اس سے بعد)

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔ (1849) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1929)

اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جمعہ کی رات کو باقی راتوں سے قیام کے لئے خاص نہ کرو اور جمعہ کو باقی دنوں سے روزے کے لئے خاص نہ کرو الا یہ کہ وہ تمہارے روزوں کے درمیان آجائے) ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (الصیام/1930)

اور صحیح بخاری میں ہے کہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو میں روزے سے تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا ؟

تو وہ کہنے لگیں نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے ؟

تو وہ کہنے لگیں نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : روزہ افطار کردو ۔

اور وہ کہتے ہیں کہ حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھے ابوایوب نے حدیث بیان کی کہ جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے روزہ افطار کردیا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔ (الصیام/1930)

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ : اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے الا یہ کہ اگر کوئی روزہ رکھتا ہو تو یہ اس کے موافق آجائے مثلا : ایک شخص ایک دن روزہ رکھتا اور ایک دن افطار کرتا ہے تو اس کا روزے والا دن جمعہ کے موافق آجائے ۔

اور اسی طرح اگر کسی کی یہ عادت ہو کہ وہ ہر مہینے کے پہلے یا آخری دن اور یا پھر مہینے کے درمیان میں روزہ رکھتا ہو ۔ مغنی ابن قدامہ جلد نمبر ۔ (3 ۔ صفحہ نمبر ۔ 53)

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی کاقول ہے کہ : ہمارے اصحاب (یعنی شافعیہ) کاقول ہے کہ اکیلاجمعہ کاروزہ رکھنا مکروہ ہے اگرتواس سے پہلے یا بعد میں ایک روزہ ملالیا جائے یااس کی عادت کے روزوں کے موافق آجائے یاپھراس کی نذرمانی ہوکہ وہ جس دن شفایاب ہوگاروزہ رکھے گا یا یہ کہ زید کے ہمیشہ آنے پر توا گراس کے موافق جمعہ آگیا تومکروہ نہیں ۔

شرح المھذب جلد نمبر ۔ (6 ۔ صفحہ نمبر ۔ 479)

اورشیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کاقول ہے : سنت طریقہ یہ رہا ہے کہ طرف رجب کے اور جمعہ کا اکیلاروزہ رکھنا مکروہ ہے ۔ اھ

فتاوی الکبری جلد نمبر ۔ (6 ۔ صفحہ نمبر ۔ 180)

ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کاقول ہے : جمعہ کاروزہ رکھنا سنت نہیں اوراس کا اکیلاروزہ رکھنا مکروہ ہے ۔ اھ

دیکھیں کتاب : الشرح الممتع جلد نمبر ۔ (6 ۔ صفحہ نمبر ۔ 465)

تواس نہی سے یہ چیز مستثنی ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھ لیاجائے یاپھران روزوں کے درمیان آجائے جوکہ عادتا رکھے جاتے ہوں ، مثلا جوکہ ایام بیض کے روزے رکھتا ہے یاپھرکسی کی معین دن روزہ رکھنے کی عادت ہومثلا یوم عرفہ تو یہ دن جمعہ کے موافق ہوگیا اوراسی صرح اس کے لئے بھی جائز ہے جس نے یہ نذرمانی کہ جس دن زید آئے گا روزہ رکھوں گا تووہ جمعہ کے دن آیا یا یہ کہ جس دن فلاں شخص شفایاب ہوگا توروزہ رکھوں گا تو یہ جمعہ کا دن ہو ۔

دیکھیں کتاب : فتح الباری لابن حجر رحمہ اللہ تعالی ۔

اوراسی طرح جس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو ، تومسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ رکھے اگرچہ وہ اکیلاہی کیوں نہ ہو ۔

فتوی اللجنۃ الدائمۃ جلد نمبر ۔ (10 ۔ صفحہ نمبر ۔ 347)

اوراسی طرح اگریوم عاشوراء یا یوم عرفہ جمعہ کوآجائے تواس کاروزہ رکھا جائے گا کیونکہ اس کی نیت عاشوراء کی ہے نہ کہ جمعہ کی ۔

اوراللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

واللہ اعلم .